تصریحات

مسٹر غلام مصطفےٰ کھر سابق وزیرِ اعلیٰ پنجاب و گورنر اور جانشین ذوالفقار علی بھٹو چیئرمین پیپلز پارٹی کو اقتدار سے الگ ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گذرا لیکن ان سے جو سلوک ہوا اور انکا جو حشر کیا جا رہا ہے، وہ ہر صاحبِ بصیرت کے لئے انتہائی عبرت ناک ہے اور خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو اقتدار کی کرسی پر بیٹھے ہوئے... ناقوسِ "لمن الملک الیوم" بجانے کے عادی ہیں۔

آج سے دو ماہ پیشتر مسٹر کھر پنجاب میں آمرِ مطلق بنے ہوئے، قہر و غضب کا مجسمہ نظر آتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ پنجاب میں کوئی پتہ بھی ان کے حکم کے بغیر حرکت نہیں کرسکتا

اور یہ وہی غلام مصطفےٰ کھر ہیں ، جنہوں نے اپنے اقتدار کے آخری دنوں میں ، اپنے مخالفین کو دھمکی دیتے ہوئے یہ کہا تھا کہ "انہیں میرے عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا" لیکن ابھی ان کے کبر و نخوت کی صدائے بازگشت بھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ وہ خود دوسروں کے قہر و غضب کا نشانہ بنے بے کسی اور بے بسی کا مرقع عبرت بن کر رہ گئے ہیں۔

کچھ دن پیشتر مسٹر کھر کی خواہش پر ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے صاحبانِ .. اقتدار و اختیار کی بے وفائیوں اور بے اعتنائیوں کا کچھ اس حسرت و یاس سے تذکرہ کیا اور کچھ پردہ نشینانِ اختلاف کے متعلق اس دکھ بھرے انداز سے گلے شکوے کئے کہ اپنی شدید نفرت[۵] کے باوجود ان پہ رحم آنے لگا (اگرچہ ایسے آدمی پر رحم کھانا ، کسی گناہ سے کم نہیں) اور ان پہ ترس کھانے کو جی چاہنے لگا اور میں بے اختیار ان سے یہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا کہ کیا آپ نے شرفاء کی عزتوں سے کھیل کے اور طلباء ، وکلاء اور علماء پہ ظلم و ستم ڈھاتے ہوئے یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ مکافاتِ عمل کے طور آپ پر بھی کبھی ایسا ہی وقت آ سکتا ہے ؟

اور پھر بار بار اخبارات کے متعلق ان کی رائے اور تبصرے سے اور بھی زیادہ ان کی واماندگی اور درماندگی کا احساس ہوا کہ سب کو شکست سے دوچار کرنے کے دعوے کرنے والا آج کس طرح شکست و ریخت کی تصویر بنا بیٹھا ہے ۔

اور اس کے بعد تین اپریل کو لاہور میں ان کے ساتھ جو کچھ ہوا اور جس طرح انہیں تھپڑوں ، مکوں ، گھونسوں ، لاٹھیوں اور گالیوں کی زد پر رکھا گیا اور یکم مئی کے اخبارات میں جس طرح مزے لے لے کر ان کے اس عالم کی تصویریں چھاپی گئیں ، ان سے اقتدار کی ناپائیداری اور کبر و نخوت کی پائمالی اور خواری کا احساس اور زیادہ گہرا ہو گیا ——— لیکن اقتدار

---

[۵] یاد رہے کہ مسٹر کھر نے اپنے دورِ اقتدار میں مدیر اعلیٰ ترجمان الحدیث پر مختلف الزامات کے تحت ۹ مقدمات قائم کئے۔ تھے جن میں قتل تک کے مقدمات شامل تھے اور جن میں سے کئی ایک مقدمات کی تاریخیں مدیر اعلیٰ آج تک بھگت رہے ہیں۔

(ادارہ)